دجالیات (تیسرا باب)

☆......دجال کون ہے؟

☆......دجال کہاں ہے؟

☆......دجال کب برآمد ہوگا؟

☆......دجال کی دعوت، دجالی فتنہ کی نوعیت وحقیقت

☆......دجال کے پیروکار، دجالی قوتوں کا تعارف

☆......دجال سے بچنے کے لیے روحانی وتزویراتی تدابیر

جھوٹے خدا کی تین نشانیاں

جھوٹے خدا کی تین نشانیاں

”جب سے اللہ نے ذریتِ آدم کو پیدا کیا، دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین اُمت (اس لیے) وہ لامحالہ تمہارے ہی اندر نکلے گا۔ اگر وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا محافظ و نگہبان ہوگا۔ وہ شام وعراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا، پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا۔ میں تمہارے سامنے اس کی وہ علامات بیان کیے دیتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں۔ وہ سب سے پہلے تو یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں (مگر اسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اس کے دعوے کی تکذیب کی جاسکتی ہے: (1) ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا) حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے (تو اس کا نظر آنا ہی اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں) اور (2) دوسری یہ کہ) وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں، (3) تیسری یہ کہ) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جو ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔“

دجال کا نام اور اس کا معنی

دجال کا نام اور اس کا معنی

یہودی اپنے اس نجات دہندہ کا آخری معلوم نام ہُبَل ،یُو بل یا ھُبَل بتاتے ہیں جو ہماری اسلامی اصطلاح میں ''طاغوت'' اور بتوں کا نام ہے۔اور اس کا لقب ان کے ہاں مسیحا یا مسیّا ہے۔

دجال کا اصل نام معلوم نہیں .....احادیث میں آیا جو نہیں ..... یہ اپنے لقب سے مشہور ہے۔ ہمارے ہاں اس کا لقب ''دجال'' مشہور ہے اور یہ لفظ اس کی پہچان اور علامت بن گیا ہے۔

دجال کا مادہ ''د،ج،ل'' ہے۔دجال کا لفظ فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔دجال کا معنی ہے ڈھانپ لینا، لپیٹ لینا۔دجال اس لیے کہا گیا کیونکہ اس نے حق کو باطل سے ڈھانپ دیا ہے یا اس لیے کہ اس نے اپنے جھوٹ، ملمّع سازی اور تلبیس کے ذریعے سے اپنے کفر کو لوگوں سے چھپا لیا ہے۔ایک قول یہ ہے کہ چونکہ وہ اپنی فوجوں سے زمین کو ڈھانپ لے گا،اس لیے اسے دجال کہا گیا ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ وہی دجال اکبر بہت بڑے بڑے فتنوں والا ہے جو ان فتنوں کے ذریعے سے اپنے کفر کو ملمّع سازی کے ساتھ پیش کرے گا اور اللہ کے بندوں کو شکوک وشبہات میں ڈال دے گا۔

''دجال'' عربی زبان میں جعلساز، ملمع ساز اور فریب کار کو بھی کہتے ہیں۔''دجل'' کسی نقلی چیز پر سونے کا پانی چڑھانے کو کہتے ہیں۔دجال کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ جھوٹ اور فریب اس کی شخصیت کا نمایاں ترین وصف ہوگا۔وہ ظاہر کچھ کرے گا اندر کچھ ہوگا۔اس کے تمام دعوے، منصوبے، سرگرمیاں اور پروگرام ایک ہی محور کے گرد گردش کریں گے اور وہ ہے: دجل اور فریب۔اس کے ہر فعل پر دھوکا دہی اور غلط بیانی کا سایہ ہوگا۔اس کی کوئی چیز، کوئی عمل، کوئی قول، اس شیطانی عادت کے اثر سے خالی نہ ہوگا۔

اس کا ایک معنیٰ ایسی مرہم یا لیپ جس کی تہہ جلد پر بچھا کر بدنمائی چھپائی جاتی ہے۔آپ اس تعریف کو سامنے رکھیں اور ان خوشنما الفاظ کو دیکھیں جنہیں مغربی میڈیا (جو دجال کی پہلی عالمی پریس کانفرنس سے لے کر اس کے عالمی وقتی اقتدار تک اس کی نمایندگی کا فرض انجام دے گا) نے وضع کر رکھا ہے اور ان کے سہارے اپنی خونخواری، سنگ دلی اور قتل وغارت گری کو چھپا رکھا ہے۔مثلاً: انسانی حقوق، اشتراکیت، جمہوریت، معاشی خوشحالی، معاشرتی مساوات، فلاح و بہبود کی خاطر خاندانی منصوبہ بندی، فنون لطیفہ، قانون ودستور......یہ سب الفاظ محض نعرے ہیں۔ان کے پیچھے صرف سراب ہے۔

دجال اکبر کا نام مسیح کیوں رکھا گیا؟ اس کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں مگر سب سے زیادہ واضح قول یہ ہے کہ دجال کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے اس کی ایک آنکھ اور ابرو نہیں ہے۔ابن فارس کہتے ہیں: مسیح وہ ہے جس کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک حصہ مٹا ہوا ہو، اس میں نہ آنکھ ہو اور نہ ہی ابرو۔اسی لیے دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔پھر انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے:"وَاَنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ." ''بلاشبہ دجال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر ایک غلیظ بھدّا سا ناخونہ (پھُلّی) ہے۔''

ہمارے ہاں مسیح کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔اس کی وجہ اور مسیح صادق اور مسیح کاذب کا فرق ہم مسیحیات کے شروع میں بیان کر چکے ہیں۔

shared by: www.alkalam.pk

دجال کون ھے؟

(1) دجال کون ہے؟ (2) کہاں ہے؟ (3) کب برآمد ہوگا؟

فتنۂ دجال کا آغاز تو یقیناً ہو چکا ہے۔اس کا سربراہ اعظم کون ہوگا؟ اس کا نکتۂ عروج کون سا لمحہ ہوگا؟ اور ہم اس لمحے سے کتنی دور ہیں یا ہم دجال کے عہد میں ہی جی رہے ہیں؟

یہ وہ تین سوال ہیں جو ہر اس ذہن میں گردش کرتے ہیں جو دنیا کو صرف دنیا تک اور مادیت تک محدود نہیں سمجھتا، آخرت پر یقین اور روحانیت اور مادیت کے درمیان ہونے والی زبردست کشمکش پر نظر رکھتا ہے اور یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ روزِ قیامت اس سے ضرور اس حوالے سے سوال کیا جائے گا کہ ایمان و مادیت کے اس عظیم معرکے میں اس نے اپنا وزن کس پلڑے میں ڈالا تھا اور اس حوالے سے اس کا رویہ اور کردار کیا تھا؟

بندہ اس حوالے سے عرصۂ دراز تک مطالعہ، جستجو اور تفتیشی کاوشوں میں لگا رہا لیکن ایک آدھ مرتبہ ہلکا سا مبہم قسم کا ذکر کرنے کے علاوہ کبھی اس موضوع کو براہِ راست نہیں چھیڑا۔اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان علمی شخصیات کو جو اس موضوع پر اُمت کو بہترین معلومات سے آگاہ رکھتے اور بروقت نصیحتیں کرتے رہتے ہیں۔ان حضرات کے نام بندہ کی کتاب ''عالمی یہودی تنظیمیں'' کے مقدمے میں دیے گئے ہیں اور اس کتاب کے آخر میں ان کی تصنیف کردہ معلوماتی کتابوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔عالمِ عرب میں سعودی عرب کے ڈاکٹر عبدالرحمٰن الحوالی اور مصر کے استاذ محمد امین جمال الدین نے اس حوالے سے بہت شاندار کام کیا ہے۔ڈاکٹر الحوالی کی کتابوں کا ترجمہ رضی الدین سید نے اور استاد الامین کی کتابوں کا ترجمہ پروفیسر خورشید عالم، قرآن کالج لاہور نے کیا ہے۔ہمارے بزرگوں میں سے مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے ''دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال'' اور مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ''معرکۂ ایمان و مادیت'' میں دجال کی شخصیت اور فتنے کی نوعیت پر سورۂ کہف کی روشنی میں مفصل اور محقق گفتگو کی ہے جو لائق دید ہے۔معاصرین میں رضی الدین سید (ازراہ کرم وہ یہ تحریر پڑھیں تو اپنا فون نمبر اس نمبر پر بھجوادیں: 0300-282253) اور ذکی الدین شرفی (کراچی) کے علاوہ اسرار عالم (بھارت) نے بہت کچھ لکھا ہے (مؤخر الذکر کا کام اگرچہ سب سے وقیع اور مفصل ہے لیکن وہ کچھ جگہوں پر راہِ اعتدال سے ہٹ گئے ہیں اور اپنے قلم کو بھٹکنے اور اپنی فکر کو جمہور کی تاویل و تفسیر، تشریح و توضیح سے انحراف سے بچا نہیں سکے مثلاً تفسیری ذخیرہ اور فقہ اسلامی پر ان کے غیر مناسب تبصرے۔اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔) مولانا عاصم عمر اور آصف مجید نقشبندی نے حضرت مہدی اور فتنۂ دجال کی عصری تطبیق میں کافی کاوش کی ہے۔حال ہی میں کامران رعد کی ''فری میسنری اور دجال'' نامی شاندار کتاب تخلیقات لاہور سے چھپ کر سامنے آئی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کی محنتیں قبول فرمائے۔باعثِ تعجب یہ ہے کہ اتنی متعدد کاوشوں کے باوجود اور اتنی متنوع آوازیں لگنے کے باوجود عوام و خواص میں اس حوالے سے خاص فکر و تشویش اور تیاری و دفاع کے آثار دور تک دکھائی نہیں دیتے۔دراصل جب تک خواص اس پر بھرپور توجہ نہیں دیں گے، عوام کہاں اس کی زحمت گوارا کریں گے کہ اس عالمگیر فتنے سے آگاہی حاصل کریں اور اس سے حفاظت کے تقاضوں کو سمجھیں؟ زیرِ نظر تحریر کا مقصد تجسس پھیلانا نہیں، حفاظت ایمان کی دعوت کو آگے بڑھانا اور شیطانی فتنوں سے اپنی، اپنے متعلقین اور اہلِ اسلام کے تحفظ کی طرف متوجہ کرنا ہے، واللہ ولی التوفیق۔

دجال کون ھے؟

دجال کون ہے؟ اس حوالے سے مختلف باتیں کی جاتی رہی ہیں۔ بعض تو اتنی مضحکہ خیز ہیں کہ بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ ہم ان سے صرفِ نظر کرتے ہوئے یہاں تین مشہور اقوال ذکر کر کے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے چلیں گے۔

دجال کون ہے؟

(1) سامری جادوگر:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کو گمراہ کر کے شرک میں مبتلا کرنے والا سامری درحقیقت دجال تھا۔ دجال کو عالم اشیاء میں تصرف کا جو بھرپور اختیار دیا گیا ہے اس کے تحت سونے سے بنائے گئے بچھڑے کو متحرک، جاندار اور آواز لگانے والا بنا دینا کچھ بھی بعید نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے اتنا زبردست جرم سرزد ہونے کے باوجود اسے جانے دیا اور جو بنی اسرائیل اس کے ورغلانے پر شرک میں مبتلا ہوئے تھے، ان کی توبہ یہ طے ہوئی کہ ان کو قتل کیا جائے۔ آپ نے سامری سے فرمایا: "وإنّ لك موعدا لن تخلفه" ''بے شک تیرے لیے ایک وقت مقرر ہے جس سے تو آگے پیچھے نہ ہو سکے گا۔'' یہ اس لیے کہ سامری کو اگر اس وقت قتل کیا جاتا تو وہ نہ مرتا، دجال جو مسیح کاذب ہے، کی موت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر لکھی ہوئی ہے جو مسیح صادق ہیں۔ جب سامری سے کہا گیا: "فاذهب، فان لك في الحيوة ان تقول لامساس" ''چلا جا، تیری یہ سزا ہے کہ زندگی بھر کہے گا مجھے نہ چھوؤ۔'' تو دجال اُلمسمیٰ بہ سامری مجروح حالت میں وہاں سے غائب ہو گیا اور اب کہیں روپوش ہے۔

یہ رائے حال ہی میں دجالیات کے حوالے سے شہرت پانے والے مصنف جناب اسرار عالم کی ہے۔ اس کی تایید میں کوئی قول بندہ کو نہیں ملا اور سامری جادوگر کے بارے میں جو تفصیلات کتب تفسیر و تاریخ میں وارد ہوئی ہیں وہ دجال پر منطبق ہوتی دکھائی نہیں دیتیں۔ مثلاً: وہ یک چشم نہ تھا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا نہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے کہیں قید نہیں کیا تھا جبکہ دجال بیڑیوں میں مقید ہے۔ سامری کو تا حیات سزا دی گئی تھی کہ وہ ہر آنے والے سے یہ کہتا تھا: ''مجھے مت چھوؤ۔'' دجال ایسا نہ کہے گا۔ وہ تو ساری دنیا کو اپنے قریب کرنے کی فکر میں ہوگا۔ پھر اگر سامری ہی دجال ہوتا تو حدیث شریف میں کہیں کوئی اشارہ ملنا چاہیے تھا۔ دجال کے متعلق حدیث شریف میں تفصیلی علامات ہیں لیکن کہیں یہ ذکر نہیں کہ وہ ہزاروں سال پہلے والا سامری تھا۔

(2) حیرم آبیف:

بعض اہل علم کی رائے ہے کہ اس سے حیرم آبیف (یا سخرا آصف) مراد ہے۔ یہ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں ہیکل سلیمانی کے نو بڑے معماروں (ماسٹر میسنز) کا سربراہ (گرینڈ ماسٹر) تھا اور جنات سے تعلق رکھتا تھا۔ یہودی مذہبی داستانوں کے مطابق اس کو (معاذ اللہ) فرشتوں نے کائنات کی تعمیر کے جادوئی راز بتا دیے تھے۔ اس سے وہ راز لینے کے لیے اسے قتل کر دیا گیا۔ یہودی کی بدقسمتی دیکھیے کہ وہ اللہ کے سچے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام سے اپنی نسبت کرتے ہیں لیکن ان کی اطاعت نہیں کرتے۔ ان پر جادو کے جھوٹے بہتان لگاتے ہیں جب کہ دوسری طرف وہ حیرم آبیف کو دیوتا (الوہی شخصیت) تصور کرتے ہیں۔ ان کے مطابق

shared by: www.alkalam.pk

دجال کون ہے؟

قرآن شریف میں جو یہ مذکور ہے: ’’اور (ہم نے) جنوں کو اس (سلیمان) کا تابع فرمان بنادیا جن میں ہر قسم کے معمار اور غوطہ خور تھے۔‘‘ ان معمار جنوں میں حیرم آبیف بھی تھا۔ نیز آیت قرآنی ’’اور ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈال دیا اس کی کرسی پر ایک جسم ....‘‘ سے یہی حیرم آبیف مراد ہے جس نے مسخ شدہ یہودی روایات کے مطابق سلیمانی انگوٹھی چرائی تھی اور تخت سلیمانی پر قابض ہوگیا تھا۔ اس اسرائیلی روایات کو ہمارے مفسرین نے نقل کیا ہے اور اس پر سخت تردید کی ہے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت بیان کرتے ہیں جو ابنِ کثیر رحمہ اللہ کے مطابق یہودی علماء سے لی گئی ہے:

’’حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ بیت المقدس اس طرح تعمیر کریں کہ لوہے کی کوئی آواز سننے میں نہ آئے۔ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکے۔ تب انہوں نے ایک جن کے بارے میں سنا جس کا نام سخرایا آصف تھا۔ وہ اس تکنیک سے آگاہ تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف کو بلایا۔ اس نے ہیرے کے ساتھ پتھروں کو کاٹنے کا عمل دکھایا۔ اس طریقہ سے شرط پوری ہوگئی۔ چنانچہ ہیکلِ سلیمانی یا بیت المقدس تعمیر ہوگیا۔ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام غسل کے لیے جارہے تھے۔ انہوں نے اپنی انگوٹھی آصف کے حوالے کی۔ یہ انگوٹھی بہت مقدس اور سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کی مہر تھی (ایک اور روایت کے مطابق سلیمان علیہ السلام نے یہ انگوٹھی اپنی ایک بیوی کو دی جس سے آصف نے لے لی۔) آصف نے یہ انگوٹھی سمندر میں پھینک دی اور خود سلیمان علیہ السلام کا روپ دھار لیا۔ اپنا چہرہ اور وضع قطع تبدیل کرلی۔ اس طرح آصف نے سلیمان علیہ السلام کی سلطنت اور تخت چھین لیا۔ آصف نے سلیمان علیہ السلام کی ہر چیز پر اختیار حاصل کرلیا سوائے بیویوں کے۔ اب اس نے ایسی بہت سی چیزیں کرنا شروع کردیں جو اچھی نہیں تھیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک صحابی تھے جس طرح عمر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ ان کو شبہ ہوگیا کہ سلیمان علیہ السلام کے روپ میں آصف ہے۔ چنانچہ انہوں نے آصف کا امتحان لیا۔ ساتھی نے آصف سے ایک سوال پوچھا جس کا جواب اس نے تورات کی تعلیمات کے خلاف دیا۔ اب سب لوگوں کو اندازہ ہوگیا کہ یہ شخص سلیمان علیہ السلام پیغمبر نہیں۔ انجام کار حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت بھی واپس لے لی اور آصف کو گرفتار کرلیا۔‘‘ (تفسیر ابنِ کثیر۔ ج:4،ص:400)

یہودی چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سچے پیروکار اور ماننے والے نہیں تھے انہوں نے اس داستان میں کئی توہین آمیز واقعات شامل کردیے ہیں۔ علامہ ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’اہلِ کتاب (یہودیوں) کا ایک گروہ اس بات پر ایمان نہیں رکھتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اس لیے زیادہ امکان یہی ہے کہ ایسے لوگوں نے یہ داستانیں وضع کرلی ہوں۔‘‘

الغرض حیرم آبیف نامی انسانی جن یا جناتی انسان یہود کی محرف داستانوں کے مطابق ’’کائنات کا گرینڈ آرکیٹیکٹ‘‘ تھا۔ اسے مقدس ہیکل کے کلس پر لے جایا گیا۔ اس کی ایک آنکھ خراب تھی۔ اس پر مرتے وقت تشدد کیا گیا جس سے اس کا حلیہ بگڑ گیا۔ یہود کے نزدیک ’’G‘‘ کا حرفی اشارہ God کی طرف نہیں، یہ The Grand Architect Of The Univers کا مخفف ہے۔

یہود اس کو اپنا دیوتا اور مسیحا خیال کرتے ہیں اور کلوننگ کے ذریعے اس کو دوبارہ زندہ کرنے کی امید پر سائنسی تجربات کیے جارہے ہیں۔ فری میسن کی تیسری ڈگری کی

دجال کون ھے؟

تقریب (یہ آخری ڈگری ہے جو غیر یہود کو دی جاتی ہے) میں یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔'' ما آت.... نیب.... سین... آ، ما، آت، با، آ.....'' یہ قدیم مصری زبان ہے۔ اس کا معنی ہے: ''عظیم ہے فری میسنری کا مستند ماسٹر، عظیم ہے فری میسنری کا جذبہ۔'' اس میں ''سینئر ماسٹر'' سے یہی نیم انسان نیم جن قسم کا بدعقیدہ و بدعمل شخص مراد ہے۔ یہودی چونکہ اس مردہ کو زندہ کرکے اُٹھانے کی فکر میں ہیں لہٰذا وہ ماسٹر میسن بنانے کی تقریب کو Raise ''اٹھانے'' کی تقریب کہتے ہیں، بنانے کی تقریب نہیں کہتے۔ یہود کو اپنے ماسٹر اور کائنات کے گرینڈ آرکٹیکٹ کی نعش کو جینٹک سائنس میں مہارت کے ذریعے اٹھانے کی امید ہے۔

یہ رائے یہود کی مخصوص مذہبی روایات کے مطابق تو درست ہوسکتی ہے..... مگر فی الحقیقت کسی طرح صحیح نہیں۔ اس لیے کہ حدیث شریف کے مطابق دجال مردہ نہیں، زندہ ہے۔ اس کی نعش کسی سائنسی عمل سے زندہ نہیں ہوگی، البتہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا، اس کے جناتی قسم کے زندہ وجود کو دنیا میں فساد پھیلانے کے لیے رہائی مل جائے گی۔ کسی مفسر، محدث، مؤرخ یا محقق نے آج تک یہ بات نہیں کہی کہ دجال ہیکل سلیمانی کے معماروں میں شامل تھا پھر اسے مار دیا گیا اور پھر اسے یہودی زندہ کریں گے۔ جہاں تک بات یہودی مذہبی داستانوں کی ہے تو ان کا کہنا ہی کیا؟ یہود کی بربادی کا سبب یہی گھڑنتو قصے کہانیاں ہی تو ہیں۔

shared by: www.alkalam.pk